از عدالت عظمیٰ

24مارچ1955

ریاست بہار

بنام

ایم۔ ہومی ودیگر

ویوین بوس، جگنادھاداس اور سنہا، جسٹس صاحبان

ضامن بانڈ-تعزیری نوعیت کے پابندیاں-کیااس کی سختی سے تشریح کی جانی چاہیے۔

ضامن والے بانڈ میں ضامن دہندگان نے خود کو 50000 روپے کی ادائیگی کے لیے پابند کیا۔ صرف اس صورت میں جب مسٹر علی خان عدالتی کمیٹی کے حکم یا فیصلے کا نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کرنے میں ناکام ہوجاتے ہیں اگر مذکورہ حکم یا فیصلے کے ذریعے سزا کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا جاتا ہے۔آئینی تبدیلیوں کے نتیجے میں پریوی کونسل کا دائرہ اختیار وفاقی عدالت میں منتقل ہو گیا، اور بالآخر علی خان کی پریوی کونسل میں اپیل کی سماعت ہوئی اور وفاقی عدالت نے اسے مسترد کر دیا۔اس کے بعد ڈپٹی کمشنر نے ضمانت دہندگان کو تین دن کے اندر علی خان کو پیش کرنے کا نوٹس جاری کیا۔

فرض کیا گیا کہ ضمانت دہندگان کے خلاف کی گئی کارروائی مکمل طور پر غلط فہمی کا شکار تھی کیونکہ مذکورہ بالا بانڈ کی قیود کے پیش نظر مقررہ جرمانہ عائد نہیں کیا گیا تھا۔

ضامن بانڈ میں ایسی توضیعات سزا دینے والی نوعیت کی ہوتی ہیں، ان کی بہت سختی سے تشریح کی جانی چاہیے اور اس قانونی افسانے کے اطلاق کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے کہ وفاقی عدالت کے فیصلے کو ضامن بانڈ کے فریقین کے ذریعے زیر غور فیصلہ یا حکم سمجھا جانا چاہیے۔

فوجداری اپیل کا دائرہ اختیار: 1953 کا مجرمانہ اے پی-پیل نمبر 62۔

آئین کے آرٹیکل 134(1)(سی) کے تحت پٹنہ میں عدالت عالیہ آف جوڈیکیچر کے 27 مارچ 1953 کے فیصلے اور حکم کے تحت اپیل جو 1951 کے فوجداری ترمیم نمبر 1290 میں کورٹ آف سیشن جج، سنگھ بھوم کے 12 نومبر 1951 کے فیصلے اور حکم سے 1951 کے فوجداری ترمیم نمبر 16 میں ہوئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

اپیل گزار کی طرف سے مہابیر پرساد، ریاست بہار کے ایڈوکیٹ جنرل (شیام نندن پرساد اور ایم ایم سنہا، بشمول)۔

مدعاعلیہ کی طرف سے ایس این مکھرجی،۔

24 مارچ 1955۔عدالت کا فیصلہ جسٹس سنہا کے ذریعے سنایا گیا تھا۔اس اپیل میں ہم نے جواب دہندگان کے وکیل کو اس فیصلے کی خوبیوں پر سننا ضروری نہیں سمجھا جس کی اپیل ہم نے ضمانت بانڈ کی شرائط کے بارے میں کی ہے، جیسا کہ فی الحال ظاہر ہوگا، ضامن بانڈ کی قیود جو اس عدالت میں ضمانت دہندگان نے جواب دہندگان کے خلاف نافذ کرنے کی کوشش کی جا رہی تھی۔زیر بحث ضامن بانڈ ان حالات میں لیا گیا تھا جو حکومت بہار کی 17 اکتوبر 1946 کی درج ذیل قرارداد سے واضح طور پر ظاہر ہوتے ہیں:-

" جبکہ ایک ملاوی اے علی خان، جسے فرسٹ اسپیشل ٹریبونل، کلکتہ نے دفعہ 120-بی کے ساتھ دفعہ 420، بھارتیہ پینل کوڈ کے تحت مجرم قرار دیا تھا اور چار سال کی سخت قید اور ایک لاکھ روپے کے جرمانے کی سزا سنائی تھی، جس کی سزا اور سزا کو بعد میں پٹنہ عدالت عالیہ نے برقرار رکھا ہے، نے صوبائی حکومت کو ایک درخواست پیش کی ہے جس میں اس کی سزا کو معطل کرنے کی درخواست کی گئی ہے تا کہ وہ مذکورہ سزا اور سزا کے خلاف پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی میں اپیل کر سکے۔اور جب کہ صوبائی حکومت نے درخواست گزار کی استدعا کو اس کے بعد کے بیان کردہ شرائط کے ساتھ تابع کیا ہے جسے درخواست گزار نے قبول کر لیا ہے:

لہٰذا اب، گورنر نے حکم دیا ہے کہ مولوی اے علی خان کی مذکورہ سزا پر عمل درآمد اس وقت تک معطل کر دیا جائے جب تک کہ پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کو ان کی 50000 روپے کی سیکیورٹی پر 25000 روپے کی دو ضمانتوں کے ساتھ مجوزہ اپیل کی سماعت نہ ہو۔ سب ڈویژنل آفیسر، جمشید پور یا سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کے اطمینان کے لیے اور عہد نامہ (1) یکم دسمبر 1946 تک اس کے اپیل دائر کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کرنے کا ثبوت پیش کرنے اور (2) عدالتی کمیٹی کے حکم یا فیصلے کا نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کو بھیجنے کا عہد اگر مذکورہ حکم یا فیصلے کے ذریعے سزا کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا جاتا ہے۔درخواست گزار، اگر حراست میں ہے، اگر وہ مندرجہ بالا شرائط کی تعمیل کرتا ہے تو اسے رہا کیا جا سکتا ہے۔

بہار کے گورنر کے حکم سے،

(ایس ڈی۔) ٹی جی این آئیر،

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

سیکرٹری حکومت"۔

"اس قرارداد کے مطابق جواب دہندگان سے زیر بحث ضامن بانڈ لیا گیا تھا۔ بانڈ کا مادی حصہ (Ex. 2) ان شرائط میں ہے:

ہم، ایس ٹی کریم ولد عبدالوہاب، ذات کے لحاظ سے مسلمان، کام کے لحاظ سے ٹھیکیدار اور مالک جمشید پور اور اسٹار ٹاکیز، جمشید پور، جو ضلع سنگھ بھوم کے شہر جمشید پور کے پولیس اسٹیشن ساکچی میں رہتے ہیں، (2) مانک ہومی ولد مرحوم ہومی انجینئر، ذات کے لحاظ سے پارسی، کام کے لحاظ سے آم کا زمیندار، جو مینگو، پولیس اسٹیشن ساکچی، ضلع سنگھ بھوم میں رہتا ہے،

ہر ایک کو 2500 روپے کی رقم کے لئے ضمانت دیں اور خود کو بہار کی حکومت کے ساتھ پابند کریں جس سے ہم خود کو، اپنے وارثوں، نافذ کنندہ اور جانشینوں کو صرف اس صورت میں 50000 روپے کی ادائیگی کے لیے مضبوطی سے پابند کرتے ہیں۔ کہ اگر مسٹر علی خان یکم دسمبر 1946 تک اس بات کا ثبوت پیش کرنے میں ناکام رہے کہ انہوں نے اپیل دائر کرنے کے لیے تمام ضروری اقدامات کیے ہیں اور عدالتی کمیٹی کے حکم یا فیصلے کا نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کے سامنےپیش کریں اگر مذکورہ حکم یا فیصلے کے ذریعے سزا کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا جائے۔

اس کی تاریخ 19 اکتوبر 1946 ہے۔ آئینی تبدیلیوں کے نتیجے میں پریوی کونسل کا دائرہ اختیار 10 اکتوبر 1949 کو نافذ ہونے والے پریوی کونسل جوریس ڈکشن ایکٹ (1949 کا آئین ساز اسمبلی ایکٹ V) کے خاتمے کی وجہ سے وفاقی عدالت میں منتقل ہو گیا۔

اس تاریخ ("متعین تاریخ") سے دفعہ 6 کی بنیاد پر پریوی کونسل کی عدالتی کمیٹی کے سامنے زیر التواء تمام اپیلیں وفاقی عدالت میں منتقل کر دی گئیں۔ اس طرح علی خان کی پریوی کونسل میں اپیل وفاقی عدالت میں منتقل ہو گئی اور مقررہ وقت پر اس عدالت نے سماعت کی گئی۔ اس عدالت نے نومبر 1950 میں اپیل کو مسترد کر دیا۔ اس دوران سزا یافتہ شخص علی خان، اپنی اپیل کی سماعت کے لیے لندن گیا تھا، پاکستان ہجرت کر گیا اور اس طرح خود کو بھارت کی عدالتوں کے دائرہ اختیار سے باہر کر دیا۔ دسمبر 1950 میں سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر نے ضمانت دہندگان، جواب دہندگان کو تین دن کے اندر علی خان کو پیش کرنے کا نوٹس جاری کیا۔ ایسا کرنے میں ناکامی پر، ڈپٹی کمشنر نے ضمانت دہندگان سے مطالبہ کیا کہ وہ اس کی وجہ بتائیں کہ ان کے بانڈ کو ضبط کیوں نہیں کیا جانا چاہیے۔ ضمانت دہندگان نے ڈپٹی کمشنر کی طرف سے کی گئی

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

کارروائی پر کچھ قانونی اعتراضات اٹھائے۔انھوں نے دعوی کیا کہ اس کے پاس کارروائی شروع کرنے کا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے۔ڈپٹی کمشنر نے عزرات ابتدائی کے فیصلے کو ملتوی کر دیا اور ہدایت کی کہ تنازعہ کے تمام نکات کو سنا جائے اور حتمی سماعت میں اس کا تعین کیا جائے۔اس حکم کے خلاف مدعا علیہان نے سنگھ بھوم کے سیشن جج سے رجوع کیا جس نے 12 نومبر 1951 کے اپنے احکامات کے ذریعے ان کے اعتراضات کو مسترد کر دیا اور کہا کہ ڈپٹی کمشنر کو کارروائی شروع کرنے کا دائرہ اختیار حاصل ہے۔اس کی وجوہات بیان کرنا ضروری نہیں ہے۔مدعا علیہان نے سیشن جج کے مذکورہ بالا احکامات کے خلاف نظر ثانی کے لیے عدالت عالیہ کا رخ کیا۔عدالت عالیہ کے ایک ڈویژن بنچ نے درخواست کی اجازت دیتے ہوئے کہا کہ ڈپٹی کمشنر کے پاس ایسا کوئی دائرہ اختیار نہیں ہے جو وہ ان کے خلاف ضامن بانڈ کی قیود کو نافذ کرنے کے معاملے میں استعمال کرنا چاہتا ہے۔اس کے مطابق، عدالت عالیہ نے ڈپٹی کمشنر کے سامنے کی کارروائی کو کالعدم قرار دے دیا۔اس لیے ریاست بہار کی طرف سے یہ اپیل ہے۔

اوپر بیان کردہ ضامن بانڈ کی قیود سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ ضامن بانڈ 50000 روپے کی ادائیگی کیلئے پابند ہیں۔ "صرف مسٹر علی خان کی صورت میں۔اگر مذکورہ حکم یا فیصلے کے ذریعے سزا کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا جاتا ہے تو عدالتی کمیٹی کے حکم یا فیصلے کا نوٹس موصول ہونے کے تین دن کے اندر سنگھ بھوم کے ڈپٹی کمشنر کے سامنے پیش کریں۔بانڈ میں اس واضح توضیعات کے پیش نظر جس کی قیود مجرمانہ نوعیت کی ہونی چاہئیں، ان کی بہت سختی سے تشریح کی جانی چاہیے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ فریقین کی طرف سے وضع کردہ ہنگامی حالات واقع ہوئے ہیں۔عدالتی کمیٹی کا کوئی فیصلہ یا حکم نہیں تھا جس میں علی خان کے خلاف سزا کو جزوی یا مکمل طور پر برقرار رکھا گیا ہو۔چونکہ اس طرح کے بانڈ کی قیود کو پورا نہیں کہا جا سکتا، اس لیے مقررہ جرمانہ عائد نہیں کیا گیا ہے۔اس لیے یہ ماننا ضروری ہے کہ جواب دہندگان کے خلاف کی گئی کارروائی مکمل طور پر غلط فہمی پر مبنی تھی۔یہ ان حالات میں تھا کہ ہم نے اپیل کو اس کی خوبیوں پر، یعنی دائرہ اختیار کے نقطہ پر، جس پر عدالت عالیہ نے کیس کا فیصلہ کیا تھا
،سننا ضروری نہیں سمجھا۔

اس اپیل کی حمایت میں پیش ہونے والے بہار کے ایڈووکیٹ جنرل کی طرف سے یہ دلیل دی گئی تھی کہ جو واقعات پیش آئے تھے ان میں عدالتی کمیٹی کا کوئی فیصلہ یا حکم نہیں ہو سکتا اور اس لیے اس عدالت کا فیصلہ، جو آئینی تبدیلیوں کی وجہ سے پریوی کونسل کے دائرہ اختیار میں آیا تھا، ضامن بانڈ کے فریقین کے ذریعے زیر غور فیصلہ یا حکم سمجھا جانا چاہیے۔ہماری رائے میں، اس دلیل میں کوئی بنیاد نہیں ہے، سب سے پہلے، کیونکہ بانڈ میں اس اثر کی کوئی اصطلاح نہیں ہے کہ

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and
integrity of this document

ضامن ایسی دوسری عدالت کے کسی فیصلے یا حکم کے پابند ہوگی جو اس کے دائرہ اختیار میں کامیاب ہوسکتی ہے جو اس وقت پریوی کونسل کی جوڈیشل کمیٹی کے پاس ہے جو علی خان کی طرف سے بھارت میں عدالتوں کی طرف سے اس کی سزا کے خلاف پیش کی گئی اپیل کی سماعت کے لیے ہے۔اور دوسرا، کیونکہ ضامن بانڈ کی تعزیراتی شق کی تشریح کرتے ہوئے، اپیل گزار کی طرف سے تجویز کردہ قانونی افسانے کے اطلاق کے لیے کوئی گنجائش نہیں ہے۔حکومت اپنے قانونی مشیروں کے بذریعے اس طرح کی کوئی متبادل شق داخل کرنے کے لیے کافی محتاط نہیں تھی جس سے اس عدالت کے فیصلے یا حکم کو وہی اثر ملتا جس پر اوپر بیان کردہ ضامن بانڈ کی قیود میں غور کیا گیا ہے۔

اس لیے اپیل کو ابتدائی مرحلے میں خارج کیا جانا چاہیے۔

اپیل مسترد کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.10.15 11:53
I attest to the accuracy and integrity of this document